سفرنامہ

# چین و جاپان............سے بعلبک تک

## رایت بعلبک......مررت ببعلبک......سافرت الی بعلبک..........وصرت ھکا بکا

بعلبک غیر منصرف ہے کیونکہ اس کے اندر منع صرف کے دو اسباب یکجا ہیں ایک تو ترکیب اور دوسرا علم..........یہ ایک سبق ہے جو ہم نے درجہ ثانیہ میں کہیں نحو کے اسباق میں اپنے شفیق استاذ و مربی حضرت علامہ اللہ بخش اویسی صاحب ادام اللہ برکاتہم سے پڑھا تھا..........اس وقت ہمیں ہمارے استاذ محترم نے بتایا تھا کہ بعلبک شام کے قصبوں میں سے ایک قصبہ ہے اور یہاں بعل ایک بڑا بت تھا جس کی پوجا کی جاتی تھی......اور......بک......ایک بادشاہ تھا جو اس بت کو پوجا کرتا تھا یہی بات بعد میں ہم نے کافیہ ابن حاجب کے حاشیہ پر لکھی ہوئی دیکھی..........

ہمارے ساتھ یہ ہوا کہ ہم جا تو رہے تھے جاپان سے چین مگر طیارہ ہمارا چلا گیا بعلبک..........

آپ حیران ہوں گے کہ ایسا کیونکر ہوا......یہ بات تو ہم آپ کو بعد میں بتائیں گے......فی الحال آپ یوں سمجھ لیں کہ جیسے طیارے اغوا ہو جاتے ہیں ایسے ہی چین کا سفر اغوا کی نذر ہو گیا......تاہم سفر بعلبک کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ......ہمیں ہمارے ایک محترم دوست نے ایک روز فون کر کے کہا......دورہ ہو رہا ہے دورہ..........آپ دورے میں جائیں گے؟..........ہم نے کہا بھئی کہاں ہو رہا ہے؟ کہا لبنان میں..........ہم نے کہا کوئی دورہ تفسیر ہو رہا ہے؟ کہا ہاں مگر دورہ تفسیر قرآن نہیں بلکہ دورہ تفسیر قانونِ انسانی..........

قارئین و سامعین محترم آپ نے دورہ تفسیر قرآن، دورہ حدیث شریف، دورہ میراث اور دورہ صرف و نحو وغیرہ کا نام بارہا سنا پڑھا ہوگا مگر دورہ قانون اور وہ بھی القانون الانسانی الدولی کا نام شاید نہ پڑھا سنا ہو، کم احباب اس سے واقف ہوں گے......ہم نے کہا یہ وکھری ٹائپ کا دورہ کون کرا رہا ہے جناب؟..........کہا جامعۃ الدول العربیۃ کرا رہی ہے..........ہم نے کہا خوب..........ہم نے دو

☆ اذا مت عطشانا فلا نزل القطر..........دنیا پسِ مرگِ من، چہ دریا چہ سراب!

دورے پہلے کرر کھے ہیں ایک اور سہی؟ ویسے تو ہم نے اب تک کوئی پندرہ ملکوں کا دورہ کیا ہے مگر دورہ تفسیر قرآن کوئٹہ میں اور دورہ حدیث کراچی میں کیا تھا...... باقی سارے دورے تو مختلف نوعیتوں کے تھے ......... ہم نے کہا صاحب...... اچھا تو کیسے اور کب جانا ہوگا...... انہوں نے تفصیلات بتائیں ...... یہ سب طے ہو گیا اور ہم روانہ ہوئے دورہ کرنے ......... اس بیروت کا جو کسی زمانہ میں راکھ کا ڈھیر بن گیا تھا بالکل راکھ کا ڈھیر ......... کیونکہ اس میں اندرونی خلفشار نے اسے مسلسل جنگ کی مصیبت میں مبتلا کیا ...... اور بیرونی طاقتیں اس میں زبردستی گھس آئیں...... جبکہ شام اور اسرائیل کے ساتھ الگ مڈبھیڑ رہی......... انہوں نے کہا بہر کیف اب خیریت ہے ......... جانے میں کوئی حرج نہیں ...... چنانچہ ...... ہم تاریخی...... غیر منصرف...... بعلبک دیکھنے اور' سواحل شام (بیروت) کی سیر و سیاحت مع اضافہ فی العلم کی نیت سے تیار ہو گئے......

بتایا گیا کہ براستہ ریاض (سعودی عرب) ہماری سعودی ائرلائن کی فلائیٹ بیروت جائے گی...... ریاض میں جہاز تبدیل کیا گیا...... پہلا جہاز جو کراچی سے آیا تھا بڑا تھا...... اب چھوٹے جہاز میں ہم سوار ہوئے جو اس پہلے جہاز کے یہاں پہنچنے کے دو گھنٹے بعد روانہ ہوا...... چھوٹا جہاز بھی دواڑھائی سو مسافروں کا تھا...... بیروت ائر پورٹ وضع قطع کے لحاظ سے ہمیں اپنے کراچی اور لاہور دونوں سے کم تر اور اسلام آباد کے قریب تر محسوس ہوا......... جہاز سے اتر کر اور امیگریشن سے گزر کر سامان لینے گئے تو ایک بیگ مل گیا دوسرا غائب ......... اس کی گم شدگی کی رپورٹ احمد البراج نے درج کرائی جو ہمیں ICRC کی طرف سے لینے آیا تھا...... آئی سی آر سی ریڈ کراس سوسائٹی کی وہ بین الاقوامی کمیٹی ہے جو جنگی حالات میں میدان جنگ میں اتر کر کام کرتی ہے اور طرفین اس کو برضا ورغبت جنگی زخمیوں اور مقتولوں کو اٹھانے کی اجازت دیتے ہیں...... یہ جنگی قوانین مرتب کرتی ہے اور بین الاقوامی جنگی معاہدوں کی پاسداری کا سبق جنگ جوؤں کو یاد دلاتی رہتی ہے...... ولھا فیہا مآرب اخری......... جس پر ہم پھر کسی وقت تفصیل سے بات کریں گے.........

ائر پورٹ سے نکل کر ہم سیدھے ہوٹل پہنچے یہ ہوٹل روٹانا ہے Rotana...... جو حازمیہ (بیروت) کے علاقہ میں واقع ہے ہمارا قیام ونصف طعام اور کانفرنس وغیرہ سب اسی میں ہے.........' نصف طعام ہم نے اس لئے کہا کہ ناشتہ اور دوپہر کا کھانا ملتا تھا اور رات کے کھانے کی چھٹی...... (اس کا

بندوبست خود کرنا ہوتا تھا)..........اگلی صبح دورہ شروع ہوگیا.....اس میں متعدد ملکوں کے ۵۴ طلبہ وطالبات (مندوبین) شریک ہیں........ پہلا سبق (لیکچر) ہمیں جناب شریف عتلم نے دیا جو اس دورہ کے روحِ رواں یا (شیخ الدورہ) ہیں..........اور مصر سے ان کا تعلق ہے..........

صبح کی مصروفیاتِ دورویہ سے فارغ ہوکر حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے جانا ہوا' حازمیہ جہاں ہم روتانا (Tamar Rotana) ہوٹل میں مقیم ہیں سے نکل کر ہم ایک ویگن میں سفارہ کویتیہ تک گئے اور پھر وہاں سے بس تبدیل کرکے دوسری منی بس میں اس علاقہ میں جانا ہوا جس کا نام ہی منطقہ اوزاعی ہوگیا ہے..... یہ وضاحت اس لئے کردی ہے کہ اگر کبھی آپ کا جانا ہو تو روٹ اور راستہ یاد رہے..........

امام اوزاعی کون ہیں..... عالم' محدث' فقیہ' زاہد.................. مگر ان کے احوال کا تفصیلی خاکہ ذرا آگے چل کر ہم پیش کریں گے.....

مقام امامِ اوزاعی پہنچ کر مسجد میں موجود لوگوں سے مزار کی جگہ معلوم کی تو پتہ چلا کہ مزار شریف کا راستہ مسجد کے باہر سے عقبی حصہ کی طرف جاتا ہے جہاں مزار شریف ہے اور مدرسہ ہے اور بچیوں کا اسکول ہے.....اور ایک دارالایتام بھی.......... مسجد کے امام صاحب ہمارے ساتھ ہولئے' نہ داڑھی نہ مونچھ.....انہیں امام تسلیم کرنا مشکل ہے کیونکہ ہم جس قسم کے ائمہ سے اب تک واقف ہیں وہ چہرے پر داڑھی کا نور ضرور رکھتے ہیں.......... مزار کے احاطہ کے مین گیٹ کے سامنے پہنچے تو معلوم ہوا کہ مزار شریف بند ہوچکا ہے' چونکہ یہ مزار اوقاف کی تحویل میں ہے (اور یہاں تمام مساجد ومدارس ومزار اوقاف ہی کے کنٹرول میں ہیں) اس لئے وہ سرکاری اوقاتِ کار (ڈیوٹی) کے حساب سے مساجد ومزار کھولتے اور بند کرتے ہیں.....اس وقت چار بجے تھے..... معلوم ہوا کہ تین ساڑھے تین بجے مزار شریف کے احاطہ صدر دروازہ بند ہوجاتا ہے اور.......... صبح سات بجے کھلتا ہے.....کل انشاء اللہ پھر کوشش کی جائے گی.....کہ علی الصبح حاضری دی جائے.....

اس کے بعد کولا (کوکا کولا فیکٹری) کے علاقہ میں جانا ہوا یہ اسلام آباد کی طرح یہاں کا کراچی کمپنی یا آب پارہ ہے کہ یہاں سے ہر طرف جانے والی گاڑیاں ملتی ہیں...... یہاں ایک دکان سے ایک پینٹ اور شرٹ خریدی صرف ۳۰ ڈالر یعنی تین ہزار روپے میں (استغفر اللہ مہنگائی) اس لباس کی

ضرورت یہاں شد      ۔پیش آرہی ہے کل سے آج تک کئی بار فوج اور پولیس نے روکا اور تفتیش کی ......لباس مختلف ہونے کی وجہ سے اور داڑھی (اور وہ بھی پوری) ہونے کی وجہ سے یہاں عجیب نظروں سے دیکھا جارہا ہے فوج ہی نہیں عوام بھی گھور کر دیکھتی ہے اور عوام ہے بھی بہت ہی بد اخلاق......... یہاں کسی پیغمبر یا بزرگ کی یادگار سے بھی نوجوان لوگ واقف نہیں......غالباً ان لوگوں کی تربیت میں اسی لئے کمی رہ گئی ہے اور دین سے بالکل نابلد لگتے ہیں......مساجد میں بھی سر ننگے اور بھی انگریزی لباس میں......... یہاں آکر یقین مزید پختہ ہوا کہ صوفیائے کرام نے ہندو پاک میں لوگوں کی جو اخلاقی تربیت کی ہے وہ ایک بڑی نعمت سے کم نہیں......... آج جس مسجد میں نمازِ مغرب جماعت سے ادا کی وہ کولا کے علاقہ میں مزرعہ نامی ایک جگہ ہے وہاں مین روڈ پر (مسجد تقوی) واقع ہے......مسجد میں نمازیوں کی تعداد وہ بھی نماز مغرب میں کچھ زیادہ نہیں تھی (جبکہ ہمارے ہاں سب سے زیادہ تعداد مساجد میں مغرب ہی میں ہوتی ہے......کل جس مسجد میں مغرب کی نماز جماعت سے ادا کی تھی وہ الحمراء کا علاقہ ہے وہاں بھی مغرب میں کل تین صفیں تھیں......ظہر عصر اور فجر کا تو کیا کہنا......... وہاں کے امام صاحب سے ملاقات ہوئی ان کا نام شیخ عبدالہادی الخطیب ہے......ان سے نماز کے بعد ملاقات کی وہ بڑی محبت سے پیش آئے...... یہاں لوگوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کا عادی پایا اس سلسلہ میں جب امام صاحب سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ یہاں کم لوگ ملتزم (شعائرِ اسلامی کا اہتمام کرنے والے) ہیں اور غالب اکثریت غیر ملتزم لوگوں کی ہے (خود امام صاحب کی داڑھی خشخشی تھی)......اس کا سبب وہ نہیں بتا سکے میں نے کہا اس میں علماء کا کردار کہاں ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم کوشش کرتے رہتے ہیں ......نمازیوں کی تعداد کم ہونے کا میں نے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اس وقت اس مسجد میں جو تعداد آپ دیکھ رہے ہیں دیگر مساجد میں اتنی تعداد بھی نظر نہیں آئے گی......

میں نے کہا جس علاقہ میں ہوٹل میں میرا قیام ہے وہاں تین دن سے اذان کی آواز نہیں سنی، تو انہوں نے کہ کہ وہ علاقہ نصاری کا ہے وہاں شاید کوئی ایک آدھ ہی مسجد ہوگی......اور یہاں لوگ منقسم ہیں علاقے مخصوص ہیں......الحازمیہ وغیرہ عیسائیوں کے علاقے ہیں......اس کے علاوہ بعض علاقے شیعوں کے مخصوص ہیں اور اہل سنت کے علاقوں میں بربیر اور الحمرا وغیرہ آتے ہیں......طیونہ بھی اسی علاقے میں پڑتا ہے......

☆......ھر کہ دست از جان بشوید.........ھر چہ در دل دارد بگوید......☆

ایک عجیب بات ہوگئی اور وہ یہ کہ ہوٹل کی چھٹی منزل پر میرا کمرہ ہے۔۔۔ آدھی رات کے بعد اس کمرے میں کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آنے لگیں...... میں نے کھڑکی کھول کر دیکھا تو کتے تو نظر نہیں آئے لیکن بھونکنے کی آوازیں مزید صاف اور تیز آنے لگیں...... ہوٹل کے پچھواڑے ایک مین روڈ ہے جو...... بعیدا...... اور دیگر شہروں کو جاتی ہے اس سڑک کے پار ایک درختوں کا جھنڈ محسوس ہوا رات کے تین چار بجے ہوں گے...... خیال ہوا کہ یہاں لوگوں نے کتے پال رکھے ہوں گے اس لئے آوازیں آرہی ہیں..........

صبح ہوئی تو پھر بھی آوازیں آرہی تھیں...... غرض تین روز تک یہی ہوتا رہا تیسرے روز عقدہ کھلا کہ وہاں ایک چار دیواری ہے جس میں کتے خاصی تعداد میں بند ہیں...... یہ فوجیوں کے کتے ہیں جو فوج نے تفتیش کے لئے رکھے ہوئے ہیں...... چار دیواری کے اندر ایک شخص انہیں کھانا دے رہا تھا اور یہ خوب چیخ چلا رہے تھے جیسے کہ رہے ہوں...... پہلے مجھے پہلے مجھے.......... پھر اس بیت الکلاب (کتا خانے) کے ایک خادم نے بتایا کہ ان کتوں کے بھی مراتب ہیں کوئی لفٹین ہے تو کوئی کرنل........... اور جو ان میں رنگروٹ ہیں وہ بے چارے بھوکے رکھے جاتے ہیں اس لئے زیادہ بھونکتے ہیں.......... ہم نے ایک محاورہ سن رکھا ہے...... کتے خصی کرنا...... اس محاورہ کا اطلاق ان لوگوں پر کیا جاتا ہے جو نکمے ہوتے ہیں مگر بیروت کے اس کتا خانے میں باقاعدہ ایک محکمہ ہے جہاں کتوں کو خصی کیا کرایا جاتا ہے تاکہ یہ توالد وتناسل کے قابل نہ رہیں اور سیکوریٹی کی ڈیوٹی انجام دیتے رہیں...... واللہ اعلم بالصواب کہ اس ادارہ کے سربراہ کو کیا کہا جاتا ہوگا...... جس کی ڈیوٹی ہی کتے خصی کرنے کی ہے..........

اگلی صبح حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے پھر جانا ہوا...... بتایا گیا تھا کہ مزار شریف ساڑھے سات بجے کھلتا ہے جب یہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ ابھی بند ہے...... مزار شریف سمندر کے کنارے ہی واقع ہے...... ہم سمندر دیکھنے ایک گلی میں اتر گئے اور کچھ دیر اللہ کی قدرت کا نظارہ کیا' یہاں بہت سی گلیاں سمندر کی جانب اترتی ہیں آبادی ہے...... چھوٹے چھوٹے قدیم طرز کے گھر زیادہ ہیں...... کچھ وقت ادھر گزار کر پھر واپس آئے اور دروازے پہ لگا نوٹس دیکھا جس میں لکھا تھا مزار ساڑھے آٹھ بجے کھلے گا ہم نے دروازے پر کھڑے ہو کر فاتحہ وسلام پیش کیا اور دل ہی دل میں کہا یا حضرت (امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ) اس طرح تو میں جناب کے مزار شریف کی زیارت کبھی نہیں کر پاؤں

☆......نبینی کہ چون گربہ عاجز شود ☆☆☆ برآرد بہ چنگال چشم پلنگ......☆

گا کہ بعد دوپہر جب میں دورے سے فارغ ہوکر آتا ہوں تو یہاں مزار بند ہونے کا وقت ہوجاتا ہے اور صبح میری مصروفیت شروع ہونے سے قبل کھلتا نہیں ...... نیز اللہ تعالی سے دعاء کی کہ وہ کوئی سبیل پیدا کردے...... حضرتِ امام کے لئے فاتحہ پڑھ کر استغاثہ کیا کہ کچھ کرم فرمائیں ...... اتنے میں اندر ایک ادھیڑ عمر شخص نظر آیا جو ملازمین رمجاورین میں سے تھا...... ہم نے اس سے دروازہ کھولنے کی التجا کی پہلے تو اس نے دور ہی سے کہدیا کہ ابھی وقت نہیں ہوا ساڑھے آٹھ بجے آنا پھر وہ قریب آیا اور اس نے قریب آکر بھی وہی بات دہرائی (ارجع بعد ساعتین) ہم نے کہا...... **انا مسافر وضیف علیکم جئت من بعید فاین اروح ولا یمکن ان ارجع بسرعة** (میں تو مسافر ہوں اور آپ کا مہمان ہوں...... میں دور سے آیا ہوں اب کہاں جاؤں اور پھر دوبارہ لوٹ کر آنا جلد جلد مشکل ہے)............ اللہ اس کا بھلا کرے اس نے دروازہ کھول دیا...... ہم احاطہ کے اندر داخل ہوگئے اور پھر حجرہ مزار شریف کے اندر جاکر زیارت کی ...... بہت قدیم مزار ہے کیونکہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸۸ ہجری اور وفات ۱۵۱ ہجری کی ہے...... ان کا اسم گرامی عبدالرحمٰن بن عمرو بن محمد الاوزاعی ہے آپ کی کنیت اپنے والد ابوعمرو کی نسبت سے ہے حالانکہ آپ کے صاحبزادے کا نام محمد ہے اور کنیتیں بیٹوں کے نام پر عموما ہوتی ہیں...... آپ شامی الاصل ہیں ایک روایت کے مطابق ۸۸ ہجری میں بعلبک میں پیدا ہوئے بعلبک شام کا ہی ایک حصہ تھا جو اب لبنان میں ہے...... نحوی اعتبار سے اگرچہ یہ اب بھی غیر منصرف ہے مگر عملا اس کا انصراف شام سے لبنان کو ہوچکا ہے............ اوزاع ایک قریہ ہے جو باب الفرادیس کے باہر ہے اور یہ بعلبک (شام) کے مضافات میں سے ہے...... اصلا آپ کے آباء کا تعلق ہمدان سے ہے...... آپ کی پرورش یتیمی میں ہوئی والدہ صالحہ نے بہترین تربیت کی' دمشق کے قریب ایک چھوٹی سی بستی میں بچپن گزرا پھر بیروت آگئے جہاں عمر کا بقیہ حصہ گزارا...... ۶۷ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی ایک روایت کے مطابق آپ کی وفات ۱۵۷ ہجری میں ہوئی ہے مزار شریف پر ۱۵۱ درج ہے...... (تاریخ وفات میں اختلاف ہے تاہم عمر ۶۷ سال ہی بتائی جاتی ہے)...... آپ نے حضرت عطا بن ابی رباح' حضرت قتادہ' حضرت نافع مولی ابن عمر' اور جناب محمد المنکدر اور امام ابن شہاب زہری سے سماعت حدیث کی ہے...... آپ نے عراق (بصرہ) میں حضرت قتادہ سے سماع حدیث کیا جبکہ کوفہ میں عامر الشعبی سے سماع حدیث کیا' اور حجاز میں (مکہ مکرمہ میں) حضرت عطاء بن ابی رباح سے اور مدینہ طیبہ میں جناب

ابنِ شہاب الزہری سے روایت حدیث حاصل کی...... اسی طرح دمشق میں مکحول شامی سے سماع حدیث کیا...... حضرت امام مالک بن انس اور سفیان ثوری نیز عبداللہ بن مبارک سے آپ کی ملاقات ثابت ہے ...... آپ اپنے دور کے مشہور محدث تھے تمام ائمہ حدیث نے آپ کی مرویات کو بیان کیا ہے...... آپ کی بیان کردہ احادیث میں ایک معروف حدیث ہے......... **بداء الاسلام غریبا وسیعود غریبا کما بداء فطوبی للغرباء**......... اس حدیث پر آپ فرماتے ہیں......... **اما انه ما یذهب الاسلام ولکن یذهب اهل السنه حتی ما یبقی فی البلد منهم الا رجل واحد** ......... آپ خود ایک فقہی مذہب کے بانی ہیں جیسے مصر میں لیث بن سعد تھے...... شام اور اندلس میں آپ کے فقہی مذہب پر ایک عرصہ تک عمل رہا مگر آپ کے شاگرد آپ کے مذہب کو آگے نہ بڑھا سکے جیسا کہ امام اعظم کے تلامذہ نے اسے آگے بڑھایا اس لئے آپ کا مذہب جلد ہی ناپید ہوگیا...... تاہم اندلس میں چالیس برس تک ان کے مذہب پر لوگ عمل پیرا رہے...... تا آنکہ امیر ہشام بن عبدالرحمٰن اموی کے دور میں امام مالک رحمۃ اللہ کے مالکی مذہب کو فروغ ملنا شروع ہوا...... شام میں لوگ دوسو سال تک مذہب اوزاعی پر عمل پیرا رہے ...... دمشق میں جناب ابوزرعہ ان کے مذہب کے بڑے علماء میں سے تھے یہ جامع اموی کے خطیب اور شام کے قاضی بھی رہے...... بیروت میں قاضی بیروت جناب الشیخ علامہ الولید بن مزید آپ کے شاگرد رشید تھے اور آپ کے مذہب پر فتوی دیتے تھے امام ذہبی نے آپ کو شیخ الاسلام اور الحافظ (یعنی حافظ حدیث) لکھا ہے.........

بیروت میں آپ کے مزار والے علاقہ کو...... منطقہ اوزاعی...... کہتے ہیں...... اور ایک شارع بھی ان کے نام سے موسوم ہے یہاں ایک میدان (چوک) کا نام بھی ساحۃ الامام الاوازعی ہے...... لبنان کی ایک خاتون ڈاکٹر (پی ایچ ڈی) نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے **بیـــروت ودورها الجهادی** ...... اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اسلامی لشکر کے ساتھ شام (دمشق) سے بیروت تشریف لائے تھے اور یہاں آپ ان مجاہدین کے ساتھ مقیم تھے جن کی ذمہ داری شامی ساحلوں کی حفاظت کرنے کی تھی...... واضح رہے کہ لبنان کا ساحل ہی وہ شامی ساحل ہے جہاں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابہ کی جماعت کے ساتھ مقیم ہوئے اور یہاں پہلا اسلامی بحری بیڑا تشکیل دیا گیا...... جس نے قبرص اور دیگر علاقوں کی فتح میں مدد دی......

کس نیاموخت علم تیر از من ☆☆☆ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری کے بعد ہم واپسی پر جس بس میں بیٹھے اسے صیداء جانا تھا سو ہم بھی چل دئے کہ چلیں صیدا کی سیر ہو جائے ......صیدا لبنان کے تین بڑے شہروں (بیروت، طرابلس اور صیدا) میں سے ایک ہے......اسے صیدون بھی کہا جاتا ہے......صیدا کی تاریخ قدیم ہے اور یہ شہر اسلام سے بھی قبل یونانیوں اور فینیقیوں کے دور میں بھی آباد تھا......اس کی تاریخ صیدا کے قلعہ میں موجود آثار سے اور شہر میں موجود دیگر قدیم عمارتوں سے معلوم ہوتی ہے......ہم نے صیدا و لبنان کے دیگر علاقوں میں کیا دیکھا اور کیا سنا اس کا باقی احوال انشاء اللہ ہم اگلی قسط میں بیان کریں گے......کیونکہ سفر طویل ہے اور..........(جاری ہے)

# جواہر پارے

۱۔رخصت کرنے کے بعد اپنے مہمان کی شکایت نہ کر۔

۲۔بہادر مقابلے کے وقت آزمایا جاتا ہے۔

۳۔کبھی بھی اپنے ماں باپ اور استاد کی شکایت نہ کر۔

۴۔بیوی کے سامنے اس کے میکے والوں کی شکایت نہ کر۔

۵۔اولاد کے سامنے اپنے بڑوں کی شکایت نہ کر۔

۶۔ماں باپ کا نافرمان اپنی اولاد کی نافرمانی کا منتظر رہے۔

۷۔بے موقع بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

۸۔بے عزتی کی زندگی سے موت بہتر ہے۔

۹۔بری صحبت سے دور رہنا بہتر ہے۔

۱۰۔سب سے اچھی خیرات معاف کرنا ہے۔

۱۱۔سب سے اچھا نشہ خدمت خلق ہے۔

۱۲۔سب سے بڑا بہادر بدلہ نہ لینے والا ہے۔

۱۳۔مرد کی خوبصورتی اس کی فصاحت ہے۔

۱۴۔غیبت عمل کو کھا جاتی ہے۔

۱۵۔ماں باپ کا حکم چاہے ناگوار ہو قبول کرلے۔

☆ الاعمال بخواتمہا ..........شاہنامہ آخرش خوش است☆